روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۱۷ | اتوار ۱۷ ذی الحجہ ۱۴۱۴ھ ۲۹- ہجرت ۱۳۷۳ھش ۲۹- مئی ۱۹۹۴ء

اللہ تعالیٰ کی کامل محبت اور کامل خوف گناہ سے روکتا ہے

کوئی طریق ایسا نہیں جو گناہ سے پاک کر سکے بجز اس کامل معرفت کے جو کامل محبت اور کامل خوف کو پیدا کرتی ہے اور کامل محبت اور کامل خوف یہی دونوں چیزیں ہیں جو گناہ سے روکتی ہیں۔ کیونکہ محبت اور خوف کی آگ جب بھڑکتی ہے تو گناہ کے خس و خاشاک کو جلا کر بھسم کر دیتی ہے اور یہ پاک آگ اور گناہ کی گندی آگ دونوں جمع ہو ہی نہیں سکتیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اخلاق دوسری نیکیوں کی کلید ہے۔ جو لوگ اخلاق کی اصلاح نہیں کرتے وہ رفتہ رفتہ بے خیر ہو جاتے ہیں۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دنیا میں ہر ایک چیز کام آتی ہے۔ زہر اور نجاست بھی کام آتی ہے۔ اسٹر کنیا بھی کام آتا ہے۔ اعصاب پر اپنا اثر ڈالتا ہے۔ مگر انسان جو اخلاق فاضلہ کو حاصل کر کے نفع رساں ہستی نہیں بنتا۔ ایسا ہو جاتا ہے کہ وہ کسی بھی کام نہیں آسکتا۔ مُردار حیوان سے بھی بد تر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس کی تو کھال اور ہڈیاں بھی کام آجاتی ہیں۔ اُس کی تو کھال بھی کام نہیں آتی۔ اور یہی وہ مقام ہوتا ہے۔ جہاں انسان (بلکہ ان سے بھی بد تر) کا مصداق ہو جاتا ہے۔ پس یاد رکھو کہ اخلاق کی درستی بہت ضروری چیز ہے' کیونکہ نیکیوں کی ماں اخلاق ہی ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص ۳۵۴)

درخواست دعا

○ مکرم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب سیکرٹری حدیقۃ المبشرین رقم فرماتے ہیں۔

عزیزم خالد الیاس ابن اسیر راہ مولیٰ محمد الیاس منیر گذشتہ دس سال سے نفسیاتی بیمار چلا آرہا ہے۔ اب تو گذشتہ چار ماہ سے عزیزم سکول بھی نہیں جا رہا۔ احباب جماعت سے اس کی صحت کاملہ کے لئے درخواست ہے۔ نیز اس سلسلہ میں کوئی مفید تجربہ ہو تو ضرور لکھیں۔

○ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میر عبدالعزیز صاحب کارکن دفتر آڈٹ تحریک جدید کو ایک ہفتہ ہوا کہ سانپ نے کاٹا تھا ان کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ الفت منیرہ صاحبہ زوجہ مکرم نعیم احمد صاحب بیمار ہیں او، فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرم محمد شریف سرہندی رشید پارک سکیم موڑ ملتان روڈ لاہور کے بیٹے مکرم طارق محمود صاحب کی ٹانگ کا آپریشن ہوا تھا جو کامیاب رہا۔ لیکن موصوف چلنے پھرنے کے قابل نہیں ہوا۔

○ مکرم نذر محمد نذیر گولیکی صدر محلہ دار الشکر ربوہ کے بڑے بھائی مکرم چوہدری سعید احمد ریٹائرڈ پاک آرمی کا گذشتہ دنوں پتے میں پتھری کا کامیاب اپریشن مکرم ڈاکٹر جنرل (ریٹائرڈ) محمود الحسن صاحب نے راولپنڈی میں اپنے کلینک میں کیا تھا۔ وہ آج کل اپنے گھر واہ چھاؤنی میں صاحب فراش ہیں۔

احباب سے ان سب کی مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خدا تعالیٰ کی راہ میں مالی قربانی کی اہمیت

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

دنیا میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں سب کچھ دیتا ہے لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی اس دین میں سے مالی قربانیاں پیش نہیں کرتے بلکہ بخل سے کام لیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ان کا اپنے اموال کو خدا کی راہ میں خرچ نہ کرنا دنیوی فوائد پر منتج ہوگا اور اسی میں ان کی بھلائی ہے۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال کو خرچ کریں گے تو انہیں نقصان ہوگا۔ ان کا خدا کی راہ میں اموال خرچ کرنا ان کے لئے خیر کا موجب نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ خیال درست نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ (-) ایسا کرنا ان کے لئے بہتر نہیں بلکہ ان کے لئے ہلاکت اور برائی کا باعث بنے گا اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو وہ مول لینے والے ہونگے۔ اس بخل کے کئی قسم کے نتائج نکلیں گے۔ ایک اس دنیا میں اور ایک اس دنیا میں۔ جو شخص بخل سے کام لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس کی راہ میں اپنے اموال کو خرچ نہیں کرتا وہ اس دنیا میں جہنم میں پھینکا جائے گا اور وہاں اسے ایک نشان دیا جائے گا جس سے سارے جہنمی سمجھ لیں گے کہ وہ اس لئے اس جہنم میں آیا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال خرچ نہیں کیا کرتا تھا (-) ان کے گلے میں ایک طوق ڈالا جائے گا اور وہ طوق تمثیلی زبان میں ان کا اموال ہوگا جو اس دنیا میں خدا کی راہ میں خرچ نہ کر کے وہ بچایا کرتے تھے اور اس طوق کی وجہ سے ہر وہ شخص جو جہنم میں پھینکا جائے گا جان لے گا کہ یہ لوگ ہیں جنہیں کہا گیا تھا کہ اپنی عاقبت سنوارنے کے لئے اور خدا کو راضی کرنے کے لئے اپنے اموال اس کے سامنے پیش کرو۔ مگر انہوں نے اس کی آواز نہ سنی اور اس کے رسول کی لبیک نہ کہا۔ اور دنیا کے اموال کو اخروی بھلائی پر ترجیح دی۔ اور نتیجہ اس کا یہ ہے کہ آج یہ جہنم میں ہیں اور ذلت کا عذاب انہیں دیا جا رہا ہے۔ جہنم کے عذاب میں تو سارے شریک ہیں لیکن یہ طوق بتا رہا ہوگا کہ یہ لوگ ہیں جو اپنے اموال کی تو حفاظت کیا کرتے تھے لیکن اپنی جانوں کی حفاظت نہیں کیا کرتے تھے۔ اپنی ارواح کی حفاظت نہیں کیا کرتے تھے۔

(از خطبہ ۱۸- اکتوبر ۱۹۶۸ء)

تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بد بخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے۔ اور نہیں بخشتا۔ سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

پتہ درکار ہے

○ محترمہ بشیر بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری محمود احمد صاحب وصیت نمبر ۱۵۶۶۷ سکنہ 543/E-B ضلع وہاڑی کا موجودہ ایڈریس دفتر کو درکار ہے لہٰذا اگر یہ خود پڑھیں یا کسی کو ان کے بارہ میں علم ہو تو فوری دفتر وصیت سے رابطہ کرے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۲۹۔ ہجرت ۱۳۷۳ ہش ۲۹۔ مئی ۱۹۹۴ء

زیادہ سے زیادہ نیکیاں کریں

اگر یہ پوچھا جائے کہ کچھ کرتے رہنا بہتر ہے یا بیکار بیٹھنا اور کچھ نہ کرنا۔ تو ہر سنجیدہ شخص کہے گا کہ کچھ کرنا ہی بہتر ہے۔ بیکار بیٹھنے کو تو مکھیاں مارنا بھی کہتے ہیں اور یہ شغل کوئی اچھا شغل نہیں ہے۔ اور اگر کچھ کرتے رہنا ہی اچھا ہے تو پھر اچھے کام کرتے رہنا اچھا ہے یا ہر قسم کے اچھے اور برے کام۔ اس کا جواب یقیناً یہ دیا جائے گا کہ اچھے کام کرتے رہنے ہی اچھا ہے۔

بات یہ ہے کہ انسان کو کچھ نہ کچھ کرتے ہی رہنا چاہیئے۔ اور اس سلسلہ میں یہ بات بھی یاد رکھنے والی ہے کہ اچھے کام کرنے کے لئے اتنے زیادہ مواقع ہیں کہ اگر انسان تہیہ کر لے کہ اس نے اچھے اچھے کام کرنے ہیں۔ اور صرف اچھے ہی کام کرنے ہیں تو اسے ان سے فرصت ہی نہیں ملے گی۔ وہ ہر وقت اچھے کام کرے گا۔ خود بھی مطمئن ہو گا اور معاشرہ کو بھی بہتر بنائے گا بلکہ اس کی طرف دیکھ کر دوسرے لوگ بھی اچھے اچھے کام کرنے لگیں گے اور اس طرح اچھائی پھیلے گی اور یہ بات ظاہر و باہر ہے کہ اچھائی پھیلے گی تو برائی کم ہو گی۔

آپ اپنے ارد گرد نظر رکھیں لوگوں کے حالات معلوم کرتے رہیں آپ کو پتہ چلے گا کہ بہت سے لوگ کسی نہ کسی کی مدد کے منتظر رہتے ہیں۔ گام گام پر آپ کو ایسے لوگ ملیں گے۔ جو آپ کے دست تعاون کی طرف دیکھتے ہیں۔ اور آپ ان کی ذرا سی بھی مدد کر دیں تو وہ خوش و خوشحال ہو جاتے ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں کہ انسان کو زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرنی چاہئیں۔ چونکہ نیکیوں کا زیادہ تر تعلق دوسروں سے ہوتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہم دوسروں کے حالات پر نگاہ رکھیں۔ ہمارے ارد گرد کوئی نہ کوئی بیوہ ہو گی۔ کوئی بوڑھا ہو گا۔ کوئی یتیم ہو گا۔ کوئی غریب اور بیکس ہو گا۔ یہ سب ہماری امداد کے محتاج ہیں۔ اور ان سب کی مدد کرنا نیکی شمار ہوتا ہے۔ نیکی کیا ہے۔ آپ راستے سے کانٹا اٹھا دیں۔ پتھر ہٹا دیں تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں نیکی شمار ہوتی ہے۔

آپ جس سے ملیں مسکرا کر ملیں۔ اس کا دل خوش کر دیں۔ یہ بھی نیکی شمار ہو گی۔ یہ نیکی آپ کو بھی خوش رکھے گی اور دوسروں کو بھی۔

غرضیکہ قدم قدم پر نیکی کرنے کے امکانات موجود ہیں آپ تہیہ کر لیں کہ آپ نے نیکیاں ہی نیکیاں کرنی ہیں تو اللہ تعالیٰ مواقع بہم فرماتا رہے گا اور آپ کو توفیق دیتا رہے گا۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم نیکیاں کرنے کا عزم کر لیں۔

حمد کی توفیق سے معمور کر
اپنے جلووں سے مجھے بھی طُور کر
میرے دل کو روشنی کر کے عطا
تُو مرے ماحول کو پُر نُور کر

ابوالاقبال

اسیران کی رہائی پر

جب ملی تم کو رہائی کی خبر کیسا لگا؟
لے کے پروانہ جو آیا نامہ بَر کیسا لگا؟
ملنا پھر احباب کا باچشم تر کیسا لگا؟
دیکھ کر اپنے مکاں کے بامَ و در کیسا لگا؟
اتنی مدت بعد آئے ہو تو گھر کیسا لگا؟

کتنے گھاؤ کھائے ہیں کتنی مداراتیں ہوئیں
دورِ تنہائی میں کتنی یار سے باتیں ہوئیں
جب کسک پیدا ہوئی کتنی مناجاتیں ہوئیں
سوزِ دل کیسا لگا، سوزِ جگر کیسا لگا
اتنی مدت بعد آئے ہو تو گھر کیسا لگا

امتحاں کا وقت، دورِ ابتلاء کیسا لگا
عشق کی منزل کا یہ جادہ نیا کیسا لگا
یہ وفاؤں کی بقا کا مرحلہ کیسا لگا
کچھ کہو اہلِ وفا، اہلِ نظر کیسا لگا
اتنی مدت بعد آئے ہو تو گھر کیسا لگا

فرقتیں کیسی لگیں اور فاصلے کیسے لگے
جن میں الجھائے گئے وہ مسئلے کیسے لگے
کرب اور تسکین کے یہ سلسلے کیسے لگے
جو پسِ زنداں کیا کسبِ ہنر کیسا لگا
اتنی مدت بعد آئے ہو تو گھر کیسا لگا

جو سلاسل میں کٹی وہ زندگی کیسی لگی
بندی خانے میں خدا کی بندگی کیسی لگی
تیرگی میں روح کی تابندگی کیسی لگی
جو وہاں دیکھا ہے وہ رنگِ بشر کیسا لگا
اتنی مدت بعد آئے ہو تو گھر کیسا لگا

مضطرب ہو کے جو اُٹھی تھی صدائے اہلِ دل
درد کا درماں بنی وہ التجائے اہلِ دل
اے خوشا کہ رنگ لے آئی دعائے اہلِ دل
لوٹ کے آنا یہاں بارِ دِگر کیسا لگا
اتنی مدت بعد آئے ہو تو گھر کیسا لگا

یوں قفس کی تیلیوں کا ٹوٹنا کیسا لگا
بندِ آہن سے یکایک چھوٹنا کیسا لگا
صبح کا جلوہ، یہ کِرنوں کا پھوٹنا کیسا لگا
چاندنی کیسی لگی، نورِ سحر کیسا لگا
اتنی مدت بعد آئے ہو تو گھر کیسا لگا

یہ زمیں کیسی لگی، یہ آسماں کیسا لگا؟
سانس آزادی کی لی تو یہ جہاں کیسا لگا؟
طے ہوئی جو یہ مسافت، آشیاں کیسا لگا؟
جس سے تم بچھڑے رہے وہ ہمسفر کیسا لگا؟
اتنی مدت بعد آئے ہو تو گھر کیسا لگا؟

(صاحبزادی) امتہ القدوس

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

حضرت امام جماعت الثانی نے ۱۹۴۲ء میں اپنی ایک تقریر میں فرمایا۔

اب میں اسلام کو لیتا ہوں اور بتاتا ہوں کہ اسلام اس مصیبت کا کیا علاج تجویز کرتا ہے۔ اسلام دنیا کی اس مصیبت اور دکھ کا علاج جسے میں نے تمہید میں بیان کیا ہے یوں فرماتا ہے۔

اول غلامی جو ہزاروں سال سے چلی آرہی تھی اسے اسلام نے دور کیا۔ اور غلامی کو کلیتہ" مٹا کر رکھ دیا۔ میرے نزدیک دنیا کے تمام مذاہب میں سے صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے دنیا کے پردہ پر سے غلامی کو مٹایا۔ ورنہ پہلے مذاہب میں غلامی کا رواج تھا۔ اور اسے کسی مذہب نے منسوخ قرار نہیں دیا۔ یہودی اور ہندو مذہب کے اصول کے ماتحت تو غلامی ایک مذہبی انسٹی ٹیوشن ہے اور اسے منسوخ نہیں کیا جا سکتا۔ عیسائیت یہودیت کی شاخ ہے اس میں بھی غلامی رہی اور اگر عیسائیوں میں غلامی مٹی تو اس کے مٹانے کا موجب عیسائیت نہیں بلکہ فلسفہ اخلاق کی ترقی تھی۔ تاریخ کلیسیا سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ غلامی کے مٹانے کے لئے عیسائی ممالک میں کئی بار کوششیں ہوئیں۔ مگر اس کے سب سے بڑے مخالف پادری ہی تھے۔ اسی طرح ہندو مذہب نے دونوں کے ذریعے غلامیت کو اتنا وسیع کر دیا۔ کہ اس کے مقابلہ میں محدود غلامی بھی مات ہو گئی۔ بھلا زر خرید غلام کو ورن کے غلام سے کیا نسبت۔ مگر اسلام نے اس غلامی کو سرے سے مٹا دیا۔

ہاں ایک چیز اسلام میں موجود ہے جسے لوگ غلامی قرار دیتے ہیں اور وہ چیز جنگی قیدیوں کا پکڑنا ہے۔ مگر کیا دنیا میں کہیں بھی ایسا دستور ہے کہ جب دو قوموں میں لڑائی ہو۔ اور دن کے دوران میں ایک دوسرے کے قیدی پکڑے جائیں۔ تو شام کو ان سب قیدیوں کو رہا کر دیا جائے۔ اور کہہ دیا جائے۔ کہ اب اپنے اپنے گھروں کو چلے جاؤ کل پھر ہم سے لڑائی کرنے کے لئے آجانا۔ ہم تو دیکھتے ہیں کہ لوگ کبڈی کھیلتے ہیں تو اس وقت بھی جن کھلاڑیوں کو پکڑتے ہیں چھوڑتے نہیں۔ بلکہ پکڑ کر بٹھا لیتے ہیں۔ پھر کیسے ہو سکتا ہے کہ جنگ ہو اور جنگ کے بعد سب قیدیوں کو رہا کر دیا جائے۔ اگر کبڈی تک نہیں کھیلی جا سکتی بغیر اس کے کہ جب کوئی شکست کھا جائے تو اسے پکڑ کر بٹھا دیا جائے تو جنگیں اس کے بغیر کس طرح ختم کی جا سکتی ہیں۔ پس اسلام میں کوئی غلامی نہیں۔ مگر جنگی قیدی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کسی نبی کے لئے جائز نہیں کہ وہ یونہی لوگوں کو غلام بناتا چلا جائے۔ ان الفاظ کے ذریعے نہ صرف اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان کیا کہ کسی انسان کو غلام بنانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جائز نہیں۔ بلکہ یہودیت' عیسائیت اور ہندو مت کی وجہ سے جو اعتراضات ان کے نبیوں پر عائد ہوتے تھے۔ خدا تعالیٰ نے ان تمام اعتراضات کا بھی ازالہ کر دیا۔ کیونکہ فرمایا کسی نبی کے لئے بھی یہ جائز نہیں تھا کہ وہ یونہی لوگوں کو غلام بناتا پھرتا۔ پس نہ کرشن نے ایسا کیا نہ رام چندر نے ایسا کیا نہ موسیٰ علیہ السلام نے ایسا کیا اور نہ عیسیٰ علیہ السلام نے ایسا کیا۔ جو لوگ ایسا کہتے ہیں وہ ان کی طرف جھوٹ منسوب کرتے ہیں ہاں فرماتا ہے۔ ایک چیز ہے جو جائز ہے وہ یہ کہ اثخان فی الارض ہو تو اس وقت قیدی بنانے جائز ہوتے ہیں۔ یعنی جنگ ہو اور ایسی شدید ہو کہ اس میں خون کی ندیاں بہ جائیں قوم قوم پر اور ملک ملک پر حملہ آور ہو اور شدید خونریزی ہو۔ ایسی حالت میں بے شک قیدی بنانے جائز ہیں۔ مگر معمولی لڑائیوں میں بھی قیدی بنانے جائز نہیں جو مثلاً خاندانوں یا افراد میں ہوتی ہیں۔ وہ شخص جو چاہتا ہے کہ بغیر لڑائی کے لوگوں کو قیدی بنائے۔ یا ان کو غلام بنائے دوسرے الفاظ میں تو یہ چاہتا ہے کہ تجھے دنیا مل جائے اگر تم ایسا کرو گے تو دنیا کے طلب گار سمجھے جاؤ گے خدا تعالیٰ کے طلب گار نہیں رہو گے۔ حالانکہ اللہ چاہتا ہے کہ تم آخرت کے طلب گار بنو۔ اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے اس کے تمام احکام بڑی بڑی حکمتوں پر مشتمل ہوا کرتے ہیں۔ اگر غلام بناتے رہو گے۔ تو نتیجہ یہ ہو گا کہ خود بھی غلام بن کر رہ جاؤ گے۔ چنانچہ تاریخ بتاتی ہے کہ جن قوموں میں غلاموں کی اکثریت ہوئی وہی قومیں آخر غلام کہلائیں۔ بنو عباس کے عہد میں غلاموں کی کثرت تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تمام بادشاہ لونڈی زادے ہوا کرتے تھے۔ اور چونکہ غلام میں غلامی کے خیالات ہی ہوتے ہیں اس لئے گو وہ لفظاً" آزاد تھے مگر معناً" غلام ہی تھے۔

اثخان کے معنے عربی زبان میں ایسی جنگ کے ہوتے ہیں جس میں خطرناک خونریزی ہو گویا معمولی جنگ میں غلام بنانا جائز نہیں بلکہ غلام ایسی حالت میں ہی بنائے جا سکتے ہیں کہ جب شدید جنگ ہو۔ معمولی لڑائیاں تو انگریزوں اور پٹھانوں کے درمیان. سرحد پر ہوتی ہی رہتی ہیں۔ مگر ان جنگوں میں قیدی نہیں بنائے جاتے۔ "پرزنر آف وار" اسی وقت بنائے جاتے ہیں جب باقاعدہ ڈکلیرڈ وار ہو۔ معمولی شخونوں میں ایسے قیدی بنانے جائز نہیں ہوتے۔ اگر کوئی قوم اپنے لوگوں کو غلام بنانا نہیں چاہے گی تو وہ حملہ ہی کیوں کرے گی۔ اور اگر حملہ کرے اور لڑائی اثخان فی الارض کی صورت اختیار کر لے تو پھر قیدی بنانا کسی صورت میں بھی قابل اعتراض نہیں سمجھا جا سکتا۔

پھر جنگ کے متعلق اسلام یہ ہدایت دیتا ہے کہ کوئی جنگ جائز نہیں مگر دفاعی۔ یعنی یہ جائز نہیں کہ خود ہی دوسروں پر حملہ کر دیا جائے۔ اور لوگوں کو غلام بنا لیا جائے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔

جنگ کی اجازت صرف انہی کو دی گئی ہے جن پر پہلے دوسروں نے حملہ کیا ہو اور اس وجہ سے دی گئی ہے کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے۔ مسلمانوں پر ایسا حملہ ہوا ہے کہ اب خدا چاہتا ہے۔ اس کی تقدیر دنیا میں جاری ہو اور ظالم کو اس کے ظلم کی سزا دے۔ اور مظلوم کی مدد کرے۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ ظالم طاقت ور ہو اور مظلوم کمزور ہو ایسی صورت میں اگر کمزور آدمی لڑے گا تو بجائے غالب آنے کے وہ تباہ ہی ہو گا۔ قصہ مشہور ہے کہ کوئی پہلوان ایک جگہ سے گزر رہا تھا اور اس کے پیچھے پیچھے ایک دبلا پتلا شخص جا رہا تھا پہلوان نے اپنے سر کو منڈوا کر اس پر چکنائی لگائی ہوئی تھی۔ اس کمزور آدمی نے جب پہلوان کو اس حالت میں دیکھا تو اس کی طبیعت میں مذاق کے لئے ایسا جوش پیدا ہوا کہ وہ برداشت نہ کر سکا۔ اور اس نے انگلی سے اس کے سر پر ایک ٹھینگا مارا۔ پہلوان کو یہ دیکھ کر سخت غصہ آیا اور وہ اسے زمین پر گرا کر ٹھڈے مارنے لگا وہ مار کھاتا جاتا تھا اور کہتا جاتا تھا۔ جتنا جی چاہے مار لو مگر جو مزا مجھے ٹھینگا مارنے میں آیا ہے وہ تم کو ساری عمر مار کر بھی نہیں آئے گا۔ اب دیکھو وہ چونکہ کمزور تھا اس لئے اس نے اسی بات کو بڑے فخر کا موجب سمجھا کہ اس نے ایک طاقت ور کے جسم کو چھو لیا ہے۔ پس ایسا ہو سکتا ہے کہ ایک شخص ظالم ہو مگر طاقت ور ہو اور مظلوم اس پر غلبہ نہ پا سکتا ہو مگر فرماتا ہے ہم نے جو اجازت دی ہے وہ اس لئے دی ہے کہ ان پر حملہ کیا گیا۔ اور اس لئے اجازت دی ہے کہ ان پر ظلم کیا گیا اور اس لئے اجازت دی ہے کہ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کی مدد کریں۔ اور ہمارا فرض ہے کہ ان کمزوروں کو طاقت وروں پر غالب کر دیں۔ پس ہم نے انہیں خالی لڑنے کی اجازت نہیں دی بلکہ ہمارا ان کے ساتھ وعدہ ہے کہ ہم تمہارے ساتھ رہیں گے جب تک ظالم کو مغلوب نہیں کر لیتے۔

پھر فرماتا ہے وہ گھروں سے نکالے گئے بغیر اس کے کہ انہوں نے کوئی قصور کیا ہو۔ ان کا گناہ صرف یہ تھا کہ انہوں نے اسلام کو سچا مان لیا تھا اور وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ آئندہ زمانے میں ایسے ایسے لوگ پیدا ہونے والے ہیں جو محبت اور انسانیت کے نام پر اپیلیں کریں گے۔ اور کہیں گے کہ لڑائی بہرحال بری چیز ہے اور وہ کسی صورت میں نہیں ہونی چاہئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم ایسے لوگوں سے کہو کہ اگر اللہ کا یہ قانون نہ ہو تا کہ بعض کے مظالم بعض کے ذریعے مٹا دیئے جائیں تو عبادت خانے اور علماء کے رہنے کی جگہیں اور بدھوں اور عیسائیوں اور یہودیوں کی عبادت گاہیں اور مسجدیں سب برباد ہو جاتیں۔ اور ان میں اللہ کا نام لیا جانا بند ہو جاتا۔ کیونکہ تمہارے جنگ نہ کرنے سے ان لوگوں کے ارادے کس طرح بدل سکتے ہیں جو حکومت کا دائرہ وسیع کر کے مذہب پر بھی حکومت کرنا چاہتے ہیں اور لوگوں کو اپنے منشاء کے مطابق مذہب رکھنے یا نہ رکھنے پر مجبور کرتے ہیں۔ یہ لوگ جنگ کی قطعی ممانعت کے اعلان کو سن کر دلیر ہو جائیں گے اور نہ صرف دنیوی امور میں دست اندازی شروع کر دیں گے بلکہ لوگوں کے دین کو مٹا دیں گے اور عبادت کی جگہوں کو گرا دیں گے۔ فرماتا ہے جو بھی اس لئے اٹھے گا کہ خدا کے دین کو آزاد کرے۔ خدا اس کی مدد کرے گا۔ اور وہ قوی اور عزیز ہے جس قوم کے ساتھ اس کی مدد ہو وہ کبھی مغلوب نہیں ہوا کرتی۔ پھر فرماتا ہے ایسے لوگ جو مذہبی آزادی کے قیام کے لئے اپنی جانوں اور مالوں کو قربان کرتے ہیں۔ وہ ایسے لوگ ہیں کہ اگر وہ دنیا پر قابض ہو جائیں تو طاقت ور ہو کر دوسروں کو لوٹیں گے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے۔ غریبوں کو مال دیں گے۔ خود برے کاموں سے بچیں گے۔ نیکی کا حکم دیں گے۔ اور برے کاموں سے روکیں گے۔

اب بتاؤ کیا اس قسم کی لڑائی مسلمانوں کے اختیار میں ہے کہ جب ان کا جی چاہے لڑائی شروع کر دیں۔ اور کفار کو قیدی بنانا شروع کر دیں۔ اس قسم کے جنگی قیدی تو دشمن ہی بنوا سکتا ہے۔ اور جب اسے بچنا اس کے اختیار میں ہے تو پھر اگر وہ ایسی جنگ کرتا ہے تو یا تو وہ پاگل ہے اور یا پھر قید رہنے کے قابل کیونکہ اسے اختیار تھا کہ وہ حملہ نہ کرتا۔ وہ دوسروں پر ظلم نہ کرتا۔ وہ دین کے لئے جنگ نہ کرتا اور اپنے آپ کو غلامی سے بچا لیتا۔

(نظام نو صفحہ نمبر ۵۲)

"مذہب کے اعلیٰ مقاصد میں خدا کی عبادت ہے اور خدا کی عبادت بندوں کے ساتھ حسنِ سلوک از خود سکھاتی ہے"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

مغربی دنیا میں سچ کے معیار کا عمومی جائزہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع مغربی دنیا میں سچ کے معیار کا عمومی جائزہ کے سلسلے میں اپنے ایک خطبہ میں فرماتے ہیں۔

اس پہلو کے پیش نظر کل میں نے باقتضائے انصاف ایک بات خطبہ جمعہ میں پیش کی تھی۔ میں نے بیان کیا تھا کہ انصاف کا تقاضا ہے کہ یہ تسلیم کیا جائے کہ مغربی دنیا میں سچ کا معیار مشرقی دنیا سے مقابلۃً "بہت بلند ہو چکا ہے۔ یہ بدنصیبی ہے کہ مشرقی دنیا میں ہر جگہ (صرف پاکستان کی بات نہیں ہے کیا ہندوستان کیا افریقی ممالک اور کیا تیسری دنیا کے دوسرے ممالک اور علاقے سب جگہ) جھوٹ بڑھتا چلا جا رہا ہے البتہ مشرق بعید میں خدا تعالیٰ کے فضل سے سچ کا معیار بہت بلند ہے۔ مثلاً جاپان میں سچ کا معیار اتنا بلند ہے۔ کہ میں اپنے ذاتی علم کے مطابق یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اس معاملہ میں جاپان یورپ کے کسی ملک سے پیچھے نہیں ہے۔ بلکہ غالباً" کچھ آگے ہی ہے اس لئے کل کے خطاب میں جو یہ تاثر پیدا ہو گیا تھا۔ کہ گویا ساری مشرقی دنیا جھوٹ کی عادی ہو چکی ہے یہ بھی درست نہیں تھا۔ اس وقت میرے ذہن میں جاپان اور کوریا اور مشرق بعید کے دیگر ممالک نہیں تھے۔ میں دراصل ہندوستان پاکستان بنگلہ دیش اور گردوپیش کے دوسرے ممالک پر نظر رکھ کر بات کر رہا تھا۔ میرے خیال میں اس بات کی تصحیح ضروری ہے صحیح بات یہ ہے کہ سارا مشرق جھوٹ کا عادی نہیں ہے۔ مشرق میں بعض قومیں ہیں جو عادتاً" سچی ہیں اور بعض قومیں ہیں جو عادتاً" جھوٹی بن چکی ہیں مغرب میں اس کے بالمقابل جھوٹ بہت کم پایا جاتا ہے۔ جھوٹ محض اس وقت بولا جاتا ہے جب خاص ضرورت پیش آئے ورنہ روز مرہ کی سوسائٹی میں جھوٹ کا کوئی تصور ہی نہیں ہے۔

یہ ایک انصاف کی بات تھی جو میں نے کی بعض لوگ اس پر تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ آپ کے اس طرح کہنے سے جماعت کی بدنامی ہو گی بدنامی میرے کہنے سے نہیں ہو گی بدنامی اگر ہو گی تو جھوٹ بولنے والوں کی وجہ سے ہو گی۔ بعض بیچارے جھوٹ بولنے کے معصوماً" عادی ہیں۔ وہ جھوٹ بول رہے ہوتے ہیں لیکن انہیں پتہ بھی نہیں لگتا کہ وہ کوئی برا کام کر رہے ہیں بچپن سے وہ ایسے ماحول میں پلے ہیں کہ روز مرہ کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی گپ مارنا اور جھوٹ بولنا ان کی عادت ثانیہ بنا ہوا ہے بعض ان میں سے ایسے بھی ہیں۔ کہ جب سنجیدہ بات ہو رہی ہو تو اس وقت وہ جھوٹ نہیں بولتے یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ بہرحال ان میں نیکی کا غلبہ ہے۔ لیکن یہ عادتیں (کہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں جھوٹ بولنے میں کوئی مضائقہ نہ سمجھا جائے۔) خطرناک ہیں یہ غلط ماحول پیدا کرتی ہیں اور اگلی نسلوں کو تباہ کرنے کا موجب بن سکتی ہیں۔ اس لئے ان چھوٹی معمولی معمولی عادتوں سے بھی کلیتہ" پرہیز ضروری ہے۔ لجنہ اماء اللہ اس سلسلہ میں بہت بڑا کردار ادا کر سکتی ہے وہ اس لئے کہ خواتین اگلی نسلوں کی فیکٹریاں ہیں جسمانی لحاظ سے بھی فیکٹریاں ہیں اور روحانی و اخلاقی لحاظ سے بھی فیکٹریاں ہیں وہ جیسی نسلیں چاہیں پیدا کر کے آئندہ وقتوں کے لئے بھیج سکتی ہیں اس لئے ہر دو نسلوں کے سنگھم پر نئی نسل کو سنوارنے کے سلسلہ میں سب سے اہم کردار اگر کوئی ادا کرتا ہے تو عورت ادا کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ باپوں کے پاؤں تلے جنت ہے بلکہ یہ فرمایا کہ ماؤں کے پاؤں تلے جنت ہے۔ اس چھوٹے سے فقرے میں کتنی گہری حکمتیں بیان فرما دی گئیں۔ اور متعدد حکمتیں بیان فرما دی گئیں ان حکمتوں میں سے ایک یہ ہے کہ آئندہ نسلوں کا کردار بنانے میں عورت سب سے زیادہ اور سب سے اہم حصہ لیتی ہے مسلمان عورتوں سے یہی توقع کی جاتی ہے۔ کیونکہ مسلمان عورتوں پر امت محمدیہ میں شامل ہونے کی وجہ سے آنحضور ﷺ کا یہ حسن ظن ہے کہ میری امت کی عورتیں ایسی ہوں گی کہ ان کے پاؤں تلے سے جنت پھوٹا کرے گی پاؤں تلے جنت پھوٹنے کا ایک یہ بھی مطلب ہے کہ اگلی نسل جو بعد میں آنے والی ہے۔ وہ اعلیٰ تربیت کے نتیجہ میں جنتی پیدا ہوتی رہے گی۔ پس دیکھیں کتنی بڑی حسن ظنی ہے جو آپ پر کی گئی ہے اور کتنا اہم پیغام ہے جو آپ کو دیا گیا ہے کہ آئندہ نسلوں کے جنتی یا جہنمی ہونے کا فیصلہ آج کی ماؤں نے کرنا ہے آج کی بہنوں نے کرنا ہے۔ اگر وہ آئندہ نسلوں کو جنتی بنانے کا فیصلہ کریں تو وہ بہنیں جو عنقریب مائیں بننے والی ہیں اور وہ مائیں جن کے زیر تربیت موجودہ نسلیں پل رہی ہیں۔ وہ بہت عظیم الشان احسان آئندہ نسلوں پر کرنے والی ہوں گی اگر آپ یہ فیصلہ نہیں کریں گی تو پھر آپ وہ مائیں نہیں ہیں جن کا ذکر محمد رسول اللہ ﷺ فرما رہے ہیں آنحضور ؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ ہر ماں کے پاؤں تلے جنت ہے۔ ان ماؤں کے پاؤں تلے جو نیک نہیں ہوتیں جہنم ہی ہوتی ہے۔ پس یہ فرمایا کہ ماؤں کے پاؤں تلے جنت ہے اس میں یہ بات مضمر ہے کہ وہ پاک عورتیں جو...... دیانت داری اور تقویٰ کے مطابق عمل کرنے والی ہیں 'ان کے پاؤں تلے جنت ہے' کیونکہ آئندہ آنے والی نسلیں جنتی صفات لے کر پیدا ہوں گی اور وہ پاکباز ماؤں کی گودوں میں جنتی صفات لے کر پلیں گی اور ماؤں کے دودھ کی شکل میں جنت کے دودھ پئیں گی۔ یہ وہ پیغام ہے۔ جو آپ (یعنی یہاں موجود احمدی خواتین) کو عطا کیا گیا ہے اس لئے آپ کو یہاں آنے کے بعد (یعنی پاکستان کی ان خواتین کو جو جرمنی میں آکر آباد ہوئی ہیں) یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ان کے پاؤں تلے نہ صرف اپنی آئندہ نسلوں کی جنتیں ہیں بلکہ جو روحانی طور پر نئی نسلیں ان کو عطا ہو رہی ہیں اور دعوت الی اللہ کے ذریعے جو روحانی بچے پیدا ہو رہے ہیں ان کی جنت کا بھی گہرا تعلق احمدی خواتین کے اس پاک طرز زندگی سے ہے اگر وہ اس طرز زندگی میں خامیاں رکھتی ہیں۔ اور اگر وہ اس کو احسن رنگ میں طرز زندگی بنانے میں کامیاب نہیں ہو سکیں تو پھر یقیناً ان کے پاؤں تلے سے اسی حد تک جنت کم ہوتی چلی جائے گی۔

(حوا کی بیٹیاں صفحہ ۱۰۵)

شیخ رحمت اللہ شاکر

مہمان نوازی کے نمونے

مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر اپنی کتاب "مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے" میں لکھتے ہیں۔

مہمان نوازی انسانی اخلاق میں سے ایک بہترین خلق ہے۔ اور اسلام نے اس پر خاص زور دیا ہے۔ حتیٰ کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ مہمان کا گھر میں آنا اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نشان ہے یہی وجہ ہے کہ مہمان نوازی صحابہ کرام کی زندگی کا ایک خاص جز تھا گو ان میں سے اکثر لوگ غریب اور ظاہری اسباب کے لحاظ سے بالکل نادار تھے۔ لیکن ان کی غربت اور افلاس انہیں مہمان نوازی کے ثواب سے محروم نہیں رکھ سکتا تھا۔ تاریخ اسلام میں اس کے بے شمار مثالوں میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

(۱) ایک مرتبہ ایک مہمان دربار نبوی میں آیا۔ چونکہ اس وقت کے لحاظ سے ایک شخص کی مہمان نوازی بھی آسان نہ تھی۔ اس لئے آنحضرت ﷺ نے صحابہؓ کو تحریک فرمائی اور فرمایا کہ جو شخص اس کی مہمان نوازی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحم کی امید پر اپنے گھر میں موجود سامان خورد و نوش کا جائزہ لئے بغیر حضرت ابو طلحہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں اس مہمان کو اپنے ساتھ گھر لے جاتا ہوں۔ چنانچہ اسے ساتھ لے گئے۔ گھر پہنچے تو بیوی سے معلوم ہوا کہ کھانے کو کچھ نہیں۔ صرف اتنا ہی کھانا ہے جو بچوں کے لئے بمشکل کفائت کر سکے گا۔ لیکن بیوی کی طرف سے مایوس کن اطلاع کے باوجود انہیں کوئی تشویش نہ ہوئی۔ اور جذبہ مہمان نوازی میں کوئی فرق نہ آیا۔ آپ نے بیوی سے کہا کہ زیادہ فکر تو بچوں کا ہی ہے۔ لیکن ان کو پیار دلاسا دے کر بھوکا ہی سلا دو۔ لیکن ایک مشکل ابھی باقی تھی اور وہ یہ کہ اس وقت کے رسم و رواج کے مطابق مہمان گھر والوں کو ساتھ شامل کرنے پر اصرار کرے گا۔ کیونکہ اس وقت تک پردہ کے احکام ابھی نازل نہ ہوئے تھے۔ اور اس کا حل یہ سوچا گیا۔ کہ میاں بیوی مہمان کے ساتھ بیٹھیں۔ بیوی روشنی ٹھیک کرنے کے بہانے سے چراغ گل کر دے اور پھر دونوں ساتھ بیٹھ کر یونہی منہ مارتے رہیں۔ کہ گویا کھانا کھا رہے ہیں۔ لیکن دراصل کچھ نہ کھائیں اور اس طرح مہمان سیر ہو کر کھانا کھا لے۔ چنانچہ اس ایثار پیشہ خاندان نے ایسا ہی کیا۔ بچوں کو فاقہ سے بہلا کر سلا دیا گیا بیوی نے روشنی بجھا دی۔ اور میاں بیوی ساتھ بیٹھ کر یونہی مچاکے مارتے رہے کہ گویا بڑے مزے سے کھانا کھا رہے ہیں۔ اس طرح گھر کے سب لوگ تو فاقہ سے رہے اور مہمان نے سیر ہو کر کھانا کھا لیا۔ اللہ تعالیٰ کو ان کی یہ ادا پسند آئی کہ رسول کریم ﷺ کو وحی کے ذریعہ اس کی خبر دی۔ چنانچہ صبح ہوئی تو آپ نے حضرت ابو طلحہ کو بلایا اور ہنستے ہوئے فرمایا۔ کہ رات تم نے مہمان کے ساتھ کیا کیا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا کیا۔ آپ نے فرمایا جو کچھ تم نے کیا اسے دیکھ کر اللہ تعالیٰ عرش پر ہنسا اور اس لئے میں بھی ہنسا ہوں۔

احباب اس واقعہ پر غور کریں اور دیکھیں کہ یہ مہمان نوازی کتنی مشکل اور قربانی چاہتی ہے۔ اگرچہ خود بھوکا رہنا بھی آسان نہیں لیکن اگر خیال کر لیا جائے۔ کہ روزہ رکھنے کے عادی لوگوں کے لئے ایک وقت کا فاقہ کاٹ لینا کوئی بڑی بات نہیں۔ تو کم سے کم انہیں یہ ماننا پڑے گا۔ کہ اپنے چھوٹے چھوٹے جگر گوشوں کو رضاکارانہ طور پر بھوکا رکھنا یقیناً ایک ایسی بات ہے جو ثابت کرتی ہے۔ کہ ہمارے یہ بزرگ مہمان نوازی کو کس قدر اہمیت دیتے تھے۔ (۱)

(۲) صحابہؓ کی مہمان نوازی صرف مہمانوں

باقی صفحہ ۶ پر

بین المملکتی حالات- واقعات- شخصیات-

نرسیما راؤ کا دورۂ امریکہ

بھارت کے وزیراعظم پی وی نرسیما راؤ نے گذشتہ روز اس امکان کو رد کردیا کہ وہ امریکہ کے دورے کے دوران اپنا نیوکلیئر اور میزائیل کو فروغ دینے والا پروگرام رول بیک کردیں گے انہوں نے کہا کہ ایک ایسا لیڈر جو کسی غیر ملک کے دورے پر جاکر اپنی حکومت کی پالیسیوں اور ترجیحات کو بدل دیتا ہے- لیڈر کہلانے کا حقدار نہیں- یہ بات آپ نے کانگریس پارٹی کے ارکان پارلیمنٹ سے کہی ہے- گویا کہ ایک طرح انہوں نے ان اراکین کو اور ان کے ذریعے اپنے ملک کے تمام افراد کو اس بات کی یقین دہانی کرائی کہ امریکہ کے دورہ کے دوران وہ اپنے ملک کی کسی پالیسی کو تبدیل نہیں کریں گے- نرسیما راؤ جن کی عمر ۷۳ سال ہے نے کہا کہ ان کی حکومت نیوکلیئر اور میزائیل کے فروغ کے پروگرام کو سختی کے ساتھ جاری رکھے گی- راؤ کا یہ بیان حکومت کے ایک بیان سے مطابقت رکھتا ہے جو گذشتہ دنوں زمین سے زمین تک مار کرنے والے میزائیل پرتھوی کے سلسلے میں دیا گیا تھا- کہا جاتا ہے کہ عام طور پر میزائیل داغنے کے پروگرام اس وقت زیر عمل آتے ہیں جب وزیراعظم ملک کے اندر ہوں اور وہ اس کی پوری ذمہ داری لے سکیں- وزیر دفاع کے سیکرٹری نے اس بات کی تردید کی کہ میزائیل کے پروگرام کو خطرہ ہے انہوں نے کہا کہ یہ بالا قساط جولائی تک مکمل ہو جائے گا- جہاں تک بھارت کی حزب مخالف کا سوال ہے انہوں نے حکومت پر الزام لگایا ہے کہ امریکہ کے دباؤ کے تحت بعض باتیں ملتوی کردی گئیں ہیں- اور وزیراعظم سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ امریکہ جاکر نیوکلیئر اور میزائیل کے پروگرام کے سلسلے میں کسی دباؤ میں نہیں آئیں گے- امریکہ کی حکومت بھارت پر کچھ عرصے سے زور دے رہی ہے کہ وہ نیوکلیئر عدم پھیلاؤ کے سلسلے میں ان کے ساتھ اتفاق رائے کرتے ہوئے اپنے پروگراموں کو رول بیک کریں- لیکن بھارت میں اس سلسلے میں یہ بحث چل نکلی ہے کہ امریکہ کے اس خیال سے بھارت کو نقصان پہنچے گا- بھارت نے ۱۹۷۴ء میں ایک نیوکلیئر دھماکہ کیا تھا- لیکن نیوکلیئر عدم پھیلاؤ کے سلسلے میں وہ کسی کی بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہے- امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے کہا ہے کہ جنوبی ایشیا میں سیاسی حالات ایسے ہیں کہ نیوکلیئر جنگ چھڑ سکتی ہے-

مذہبی جماعت کی تقدیس

محمد اسحاق فرنٹیر پوسٹ کے ۱۷ اپریل ۱۹۹۴ء کے شمارے میں کہتے ہیں کہ احمد بشیر کا جو خط ۱۶ اپریل ۱۹۹۴ء کے شمارے میں شائع ہوا ہے اور جس کا عنوان ہے "مذہبی جماعتوں کی تقدیس" نہایت واضح طور دلیرانہ اور منطقی ہے- اس میں مولوی صاحبان کے متعلق جو کچھ بھی کہا گیا ہے میں اس سے پوری طرح اتفاق کرتا ہوں- یہ لوگ موجودہ وقت کی ریاستوں کے معاملات کو ہرگز نہیں سمجھتے- اور اسی لئے ہمارے ملک کے مسائل کو حل کرنے کے اہل نہیں ہیں- جدید بینکنگ جس کا انحصار سود پر ہے یہ ایک ایسا چیلنج ہے جس کا مذہبی لوگوں کے پاس کوئی جواب نہیں ہے- قرآن مجید واضح طور پر سود کی ممانعت کرتا ہے اور اگر یہ لوگ اس کا کوئی حل یا متبادل پیش نہ کرسکیں تو اس سے یہ ثابت ہوگا کہ وہ مکمل طور پر موجودہ سوسائٹی کے مسائل حل کرنے کے ناقابل ہیں- البتہ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ قرآن مجید کا ارشاد غیر معینہ ہے اور اس لئے نظر انداز کردینا چاہئے اگر ہم خود قرآن مجید کی تعلیمات کی پذیرائی نہ کریں اور اس پر عمل نہ کریں تو بتائیے کہ پھر ان کی کون پذیرائی کرے گا اور کون ان پر عمل کرے گا-

میرے خیال میں جہاں تک سود کا تعلق ہے ہمارے پاس ایک دو سطحی سسٹم ہونا چاہئے ہمیں اپنے لئے تو منافع اور نفع اور نقصان میں شرکت کے حسابات رکھنے چاہئیں جو فول پروف ہوں اور جو بینکوں کو کسی طرح بھی دھوکا نہ دے سکیں نہ ہی ان لوگوں کو جو اپنے حسابات وہاں رکھتے ہیں- اس سلسلے میں کسی قسم کی نرمی دکھانے کی ہرگز ضرورت نہیں ہے جہاں تک قرضوں کا تعلق ہے انہیں حالات کے مطابق کسی طرح بھی معاف نہیں کیا جانا چاہئے-

ہر وہ شخص جو قرضہ لیتا ہے- اسے اس یقین سے پر ہونا چاہئے کہ اگر اس نے ادا نہ کیا تو اس کے ساتھ سختی سے نبٹا جائے گا- اسے قرض ادا کرنا پڑے گا- یا اپنی جائیداد کو رہن رکھنا پڑے گا- یا زیورات سے ہاتھ دھونا پڑے گا- اس یقین کے ساتھ اگر کام کیا جائے تو بات چل سکتی ہے اور ملک میں آگے بڑھنے کی صلاحیت سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے-

البتہ جہاں بیرونی قرضوں کا تعلق ہے میرا خیال ہے کہ سب سے پہلے تو ہمیں یہ چاہئے کہ ہم یہ قرضے لینا بند کردیں-

میری ترجیح یہ ہے کہ روپیہ کسی صورت بھی قرض نہ لیا جائے- اور کسی بھی بیرونی بینک سے یہ قرض حاصل نہ کیا جائے- نہ کنسور شیم سے نہ کسی ایجنسی سے- کیونکہ جب ہم یہ قرض لیتے ہیں تو قرض دینے والے اس کے ساتھ سیاسی امور وابستہ کر دیتے ہیں- دوسری بات یہ ہے کہ وہ ایک اور داؤ بھی کھیلتے ہیں قرض دینے کے ساتھ ساتھ وہ اپنے نام نہاد ماہرین کو بھی حاصل کرنے کی شرط لگا دیتے ہیں- ان کا کہنا یہ ہوتا ہے کہ ان سکیموں کے لئے ان ماہرین کی اشد ضرورت ہے گویا ان کے بغیر کام نہیں چل سکتا- یہ نام نہاد ماہرین سفید ہاتھی کی طرح ہوتے ہیں- جو قرض کی رقم کا زیادہ تر حصہ اپنی بڑی بڑی تنخواہوں اور دیگر مراعات کی صورت میں لے جاتے ہیں- تیسری بات یہ ہے کہ ان بڑی بڑی تنخواہوں کے دینے کے بعد جو کچھ باقی بچتا ہے وہ ہمارے انتہائی بددیانت اور کرپٹ سیاست دان کھا جاتے ہیں- تو پھر آپ ہی بتائیے کہ یہ بیرونی قرضے حاصل کرنے کا کیا فائدہ-

اس لئے بیرونی ممالک سے روپیہ حاصل کرنے کی بجائے ہمیں یہ روپیہ اپنے ہی ملک سے حاصل کرنا چاہئے- میں نے ہمیشہ دیکھا ہے کہ جب بھی ہماری حکومت روپیہ حاصل کرنے کے لئے کوئی سکیم جاری کرتی ہے تو بلا استثنے ضرورت سے زیادہ روپیہ مل جاتا ہے- اور وہ بھی مقررہ وقت کے اندر ہی پس ہم کیوں بیرونی ممالک کی طرف دیکھیں کہ ہمیں ان کی طرف سے روپیہ ملے جبکہ ہمارے اپنے لوگ روپیہ دینے کے لئے تیار ہیں- سکیم چاہے کوئی بھی ہو البتہ ہونی چاہئے حکومت کی طرف سے-

آخر کار جو بات ہمارے لئے انتہائی ضروری ہے وہ یہ کہ ہم اپنے شور مچانے والے لوگوں کو کنٹرول کریں- انہیں سکھائیں پڑھائیں- اور ان میں یہ جذبہ پیدا کریں کہ تمام انسان برابر ہیں اور ہر شخص کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ جو عقیدہ چاہے رکھے- اس کی تبلیغ کرے اور اس پر عمل کرے یہی اصل بیماری ہے جو ہمارے ملک کو لاحق ہو چکی ہے- جب ہم ان لوگوں کو کنٹرول کرلیں گے تو ملک میں امن کا دور دورہ شروع ہو جائے گا اور یہ ملک جو پاک لوگوں کا ہے یہاں پر خوشیاں ہی خوشیاں ہمارا مقدر بن جائیں گی-

انسانیت اور مذہب

انگریزی روزنامہ فرنٹیر پوسٹ کے ۱۶ مئی ۱۹۹۴ء کے شمارے میں انسانیت اور مذہب کے عنوان سے مسٹر ایم- اسحاق صوفی نے ٹھیک ہی اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ ہمارے شورش پیدا کرنے والے مولوی صاحبان کو کنٹرول کرنے کی ضرورت ہے- انہیں سکھانے پڑھانے کی ضرورت ہے اور ان میں یہ جذبہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم تمام انسان برابر ہیں- لیکن جب آپ کا معزز کارسپانڈنٹ یہ کہتا ہے کہ ان لوگوں کو چاہئے کہ وہ اس بات کو تسلیم کریں کہ ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ جو اپنی مرضی کا مذہب اختیار کرے- اس کی تبلیغ کرے اور اس پر عمل کرے تو میرا خیال ہے کہ وہ جس بات کی خواہش کر رہے ہیں وہ خاصی زیادہ ہے- اس لئے کہ قبل اس کے کہ کسی شخص کو اس بات کا حق دیا جائے کہ وہ جو چاہے مانے- اس پر عمل کرے اسے اس بات کی گارنٹی دی جانی چاہئے کہ زندہ رہنا اس کا بنیادی حق ہے اور یہ حق سب انسانوں کو یکساں ملنا چاہئے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا گیا ہے لیکن ہمارا عالم کہتا ہے کہ زندہ رہنے کا حق شرائط کے بغیر نہیں دیا جاسکتا- وہ یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ کسی کو زندہ رہنے کی اجازت دینا یا کسی کو مار دینا اس کا حق ہے- اور مارنے کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے وہ اپنے پیروکاروں کو تبلیغ کرتا ہے ابھارتا ہے کہ وہ اپنے مخالف لوگوں کو ماردیں خاص طور پر ان کو جنہیں کافر کہا گیا ہے- اور وہ انہیں یہ بھی بتاتا ہے کہ اگر وہ ایسا کریں تو یہ ان کے لئے جنت کا ویزا ہوگا- ایسی ہٹ دھرمی کی ایک مثال جو نہایت خوفناک قتل میں منتج ہوئی- وہ منظور مسیح کی ہے- یہ واقعہ ایک انتہائی مصروف سڑک پر وقوع پذیر ہوا- اس قسم کے وعظ اور اس بات کو زیر عمل لانا ان لوگوں کی طرف سے ہوا ہے- اور یہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ پی- ٹی- وی پر مولانا کوثر نیازی نے ایک انٹرویو دیا تھا- پروگرام تھا "گیسٹ آور" جس میں انہوں نے کھلم کھلا اس بات کا اعتراف کیا کہ ہمارے مولوی لوگ ان غیر انسانی حرکات کے مرتکب ہوتے ہیں لیکن اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے ان کی اقتصادی ضروریات پوری کرنے کے انتظامات نہیں کئے- جنرل ضیاء الحق نے ان مولوی لوگوں کو کہا تھا کہ وہ جمعرات کی روٹیاں مانگنے والے لوگ ہیں- دربدر جاکر یہ روٹیاں مانگتے ہیں- اس وقت حقیقی ضرورت یہ ہے کہ ان کو کنٹرول کیا جائے- انہیں سکھایا پڑھایا جائے- مہذب اور متمدن بنایا جائے- لیکن سوال یہ ہے کہ بلی کے گلے میں گھنٹی کون باندھے روزی حاصل کرنے کا سب سے آسان طریق مولویوں نے یہ اختیار کیا ہے کہ دوسروں کو کافر قرار دیا جائے- ہمارے معاشرے میں اس کو جو غیر محدود اختیارات حاصل ہیں کہ وہ جو چاہے کرے اس سے ہر شخص ڈرتا ہے کیونکہ اس سے کوئی پوچھنے والا نہیں اور نہ اس پر کوئی ذمہ داری ڈالنے والا موجود ہے- ان حالات میں امن اور خوشی حاصل کرنا ایسی ہی بات رہے گی- جیسے ہم چاند کی خواہش کریں- یعنی اگر مولوی کو کنٹرول نہ

باقی صفحہ ٦ پر

پیسے پر خدمت مقدم

سردار دیوان سنگھ مفتون دہلی میں ہفتہ وار اخبار "ریاست" کے مدیر اور مالک تھے ہندوستان کے مشہور صحافی تھے۔ ذیل میں جو نوٹ دیا جارہا ہے۔ آپ نے اسی قسم کا ایک نوٹ اخبار "ریاست" میں بھی شائع کیا اور بعد ازاں اپنی کتاب "ناقابل فراموش" میں اس نوٹ کو درج کیا۔ لیکن جب "ناقابل فراموش" کی پاکستان میں اشاعت کی گئی تو مجھے بتایا گیا ہے کہ پاکستانی پبلشروں نے سردار دیوان سنگھ کا خاکسار کے متعلق یہ نوٹ کتاب میں سے حذف کردیا۔ بلکہ جب بعض دوستوں کو پتہ چلا کہ "ناقابل فراموش" جو ہندوستان میں چھپی تھی اس میں تو یہ نوٹ شامل ہے لیکن پاکستان میں شائع ہونے والی ناقابل فراموش کتاب میں یہ نوٹ کیوں شائع نہیں ہوا۔ تو انہوں نے مجھ سے پوچھا۔ میں اس کا کیا جواب دے سکتا تھا۔ بہرحال یہ حقیقت ہے کہ اس قسم کا ایک نوٹ سردار دیوان سنگھ مفتون نے ہندوستان میں چھپنے والے اپنے اخبار "ریاست" میں شائع کرنے کے بعد اسے اپنی کتاب "ناقابل فراموش" میں بھی شامل کیا تھا لیکن جن لوگوں نے اس کتاب کو پاکستان میں طبع کروایا انہوں نے اس نوٹ کو حذف کرنے میں ہی کوئی مصلحت سمجھی۔

یہ مضمون سردار دیوان سنگھ صاحب مفتون نے ہفت روزہ قومی ایکتا دہلی میں مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۶۹ء کو شائع کیا۔

"ملک کی تقسیم سے قبل ایک احمدی نوجوان ہند سرکار کے دفتر میں ملازم تھے۔ جن کا نام نسیم سیفی تھا۔ وہ وہاں اڑھائی تین سو روپیہ ماہوار تنخواہ پاتے تھے۔ ہفتہ میں ایک دو مرتبہ ضرور درشن دیا کرتے تھے۔ کیونکہ ان کی نظمیں ریاست میں چھپا کرتی تھیں۔ وہ نظمیں اچھی لکھتے تھے۔ اور شاعر کے طور پر ان کا مستقبل شاندار تھا۔

کچھ دن وہ میرے دفتر میں آتے رہے۔ اور پھر ایک دن کہنے لگے کہ "میں سرکاری نوکری چھوڑ کر افریقہ جارہا ہوں اور وہاں ایک احمدی ہوتے ہوئے (اشاعت دین حق) کروں گا" میں نے دریافت کیا کہ وہاں کیا تنخواہ ملے گی؟ انہوں نے کہا کہ "ساٹھ روپے ماہوار" میں نے ان کا یہ جواب سن کر کہا کہ "آپ بے وقوف ہیں اڑھائی سو تین سو روپیہ ماہوار سرکاری نوکری چھوڑ کر ساٹھ روپے غیر سرکاری نوکری حاصل کر رہے ہیں"؟ میرا یہ جواب سن کر وہ مسکرا دیئے۔ اور اس کے بعد وہ اسی ہفتہ نوکری ترک کر کے افریقہ چلے گئے۔

اس مسٹر نسیم سیفی کو ملنے کا پھر مجھے موقعہ نہیں ملا اور پندرہ سولہ سال سے ان کی کوئی چٹھی بھی نہیں آئی۔ اور مجھے یہ بھی علم نہیں کہ وہ کہاں ہیں۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ جب بھی کوئی احمدی مجھے ملتا ہے۔ تو میں ان کی خیریت کے متعلق معلوم کرلیتا ہوں میرے دل میں اس شخص کے لئے عزت ہی نہیں۔ محبت بھی ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ ان کی اس سپرٹ سے کتنے لوگوں کو احمدیت میں داخل کرنے میں کامیابی حاصل ہوئی"۔

(قومی ایکتا دہلی ۲۰ جنوری ۱۹۶۹ء)

گورمکھی سے اردو میں ترجمہ محترم عباداللہ صاحب گیانی نے کیا۔

بقیہ صفحہ ۴

تک ہی محدود نہ تھی۔ بلکہ دشمن بھی اس سے محروم نہ تھے۔ یہاں تک کہ جنگ کے قیدیوں سے بھی یہی سلوک تھا۔ چنانچہ ایک شخص ابو عزیز بن عمیر جو جنگ بدر میں قید ہوئے تھے بیان کرتے ہیں کہ انصار مجھے تو پکی ہوئی روٹی دیتے تھے اور خود کھجوریں وغیرہ کھا کر گزارہ کر لیتے تھے۔ اور کئی دفعہ ایسا ہوتا کہ اگر ان کے پاس روٹی کا کوئی چھوٹا سا ٹکڑا بھی ہوتا۔ تو وہ مجھے دے دیتے۔ اور خود نہ کھاتے تھے اور اگر میں تامل کرتا تو اصرار کے ساتھ کھلاتے تھے۔ (۲)

بقیہ صفحہ ۵

کیا گیا اور اسے انسانیت نہ سکھائی گئی۔

لگن اور جذبے سے کام کیجئے

چیف جسٹس آف پاکستان

قائمقام چیف جسٹس آف سپریم کورٹ جسٹس سعد سعود جان نے پینسٹھویں ایڈوانس کورس برائے مینیجمنٹ جو نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف پبلک ایڈمنسٹریشن (نیپا) میں گریجوایشن کی تقریب کے سلسلے میں منعقد کیا گیا کہا کہ حکومت کے کارکنوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے فرائض لگن اور جذبے کے تحت ادا کریں آپ نے مزید کہا کہ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ حکومت کی طرف سے دی جانے والی تنخواہ اس تنخواہ سے کم ہوتی ہے۔ جو نجی سیکٹر میں ادارے اپنے کارکنوں کو دیتے ہیں۔ لیکن یہ ایک اخلاقی اور قومی فریضہ ہے جو پبلک کے کارکنوں کو احسن رنگ میں اور لگن کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے۔ وہ انسانیت کی خدمت کے جذبے کے تحت یہ کام کریں تو تنخواہ کا فرق ان کے لئے یقیناً غیر اہم ہو جائے گا۔ آپ نے مزید کہا کہ پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے۔ اس لئے اس کے پبلک خدمت گاروں کو چاہیئے کہ اپنی ذمہ داریوں کا پورا پورا احساس کریں اور عوام الناس کی مشکلات اور ان کے مسائل حل کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑیں جہاں تک حکومت کی کارگزاری کا تعلق ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس بات کی ضرورت ہے کہ دانشور' حکومت کے افسر' اور صلاحیت رکھنے والے افراد اس بات کی یقین دہانی کرائیں کہ جو پروجیکٹ ان کے زیر عمل ہے اس کی بہتر رنگ میں تکمیل کی جائے گی۔ عوام الناس کو انصاف کی ضرورت ہے اور فیئر پلے کی اور اس سلسلے میں عوام الناس کے خدمتگاروں کو ایک بہت اہم کردار ادا کرنا ہے۔ آپ نے کہا کہ دستور پاکستان کی شق نمبر ۲۹ کے مطابق وفاقی اور صوبائی حکومتوں کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی اسمبلیوں کی رپورٹیں خاص طور پر حکومت کے کام کے متعلق پیش کیا کریں۔ اس طرح یہ بات ممکن بنائی جاسکتی ہے کہ کارکنوں کا احساس ذمہ داری کم نہ ہونے پائے۔ [illegible] جسٹس جسٹس سعد سعود جان کو استقبالیہ ایڈریس پیش کرتے ہوئے' نیپا کے ڈائریکٹر ایم حیات اللہ خان سنبل نے اس کورس کے اغراض و مقاصد پیش کئے۔ بعض دیگر احباب نے بھی اس موقعہ پر خطاب کیا۔ ان تمام خطابات کے بعد چیف جسٹس سعد سعود جان نے شرکاء کورس میں سرٹیفکیٹ تقسیم کئے اس تقریب میں پنجاب کے سیکرٹری جاوید قریشی بھی موجود تھے۔

کرپشن / واپڈا

چترال سے سردار علی شاہ نیوز انٹرنیشنل کے ۱۸ رمئی کے شمارے میں کہتے ہیں:۔

میں وزیر پاور مسٹر غلام مصطفیٰ کھر کو ان کی دلیرانہ اصلاحات پر جو انہوں نے کرپشن سے معمور واپڈا میں کی ہیں مبارک باد دیتا ہوں۔ یہ سمجھتے ہوئے کہ جو اقدام انہوں نے کئے ہیں ان میں ذاتی یا سیاسی مصلحتیں نہیں ہیں۔ ہم وزیر موصوف کو اس بیل کو سینگوں سے پکڑنے پر مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ یہ ایک نہایت خوشگوار اور صحت مند تبدیلی ہے جس سے پہلے صرف وعظ و نصیحت اور انتباہ کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ جن سے اب ہم اکتا گئے ہیں اور ان کو زیر عمل بھی نہیں لایا جاتا تھا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وزیر موصوف بجلی کے ضیاع کو کم کرنے کے لئے بھی قوانین بنانا چاہتے ہیں۔ اس سلسلے میں یہ تجویز دی جاتی ہے کہ ایک ایسا قانون بنایا جائے جس کے ذریعہ گھروں کے باہر کی بتیاں چاہے وہ نجی گھر ہوں یا دفاتر ہوں یا پبلک جگہیں ہوں یا گلیوں کی روشنی ہو۔ انہیں تھوڑی خرچ ہونے والی بجلی کی ٹیوب لائٹ میں بدلا جائے۔ موجودہ وقت میں اکثر لوگ بڑی بڑی طاقت کے بلب استعمال کرتے ہیں بلکہ ان میں مرکری بلب بھی ہوتے ہیں۔ لیکن زیادہ تر وہ ایسا نافہمی کی وجہ سے کرتے ہیں۔ ایک ایسا قانون نافذ ہونا چاہیئے کہ بیرونی روشنیوں کے لئے بڑے بلب قطعی طور پر ممنوع قرار دئے جائیں۔ اس سے خاصی زیادہ مقدار میں بجلی بچ سکے گی۔ اور لوگوں کو کوئی مشکل بھی محسوس نہیں ہوگی۔ اس قسم کے اقدام پر سختی سے عمل کروایا جانا چاہیئے۔ ایسا کرنے سے حکومت کو خاصی بجلی مہیا ہو جائے گی۔ جس کی ملک میں بہت زیادہ کمی ہے۔ اور جو اس وقت ملک کے لئے سب سے زیادہ دشوار مسئلہ پیدا کرتی ہے۔

گورادزے / بوسنیا

بنکاک کے ایک پرچے بنکاک پوسٹ کے ۲۳۔ اپریل ۱۹۹۴ء کے شمارہ میں رفیق۔ اے۔ چانن کہتے ہیں (مذکورہ اخبار کے نام یہ ان کا ایک خط ہے)

جو کچھ آج گورادزے بوسنیا میں ہو رہا ہے وہ ایک بہت بڑا المیہ ہے اور وہ یہ ہے کہ ان پر آخری حملہ کیا جارہا ہے جس کے متعلق پہلے ہی سب کچھ معلوم تھا اور جس خدشہ کا اظہار کیا جا رہا تھا۔ یہی کچھ ان تمام محفوظ علاقوں سے بھی ہو گا جو بوسنیا میں الگ کئے گئے ہیں اور یکے بعد دیگرے ان سب کے ساتھ یہی واقعہ ظہور پذیر ہو گا۔ سوائے اس کے اس سلسلے میں کوئی فوری طور پر کارروائی کر لی جائے۔ صدر کلنٹن نے بدھ کے روز ایک بیان پڑھ کر سنایا جس میں یہ کہا گیا تھا کہ ان محفوظ علاقوں کو محفوظ تر بنانے کے لئے مزید کارروائی کی ضرورت ہے۔ جس طرز پر انہوں نے یہ بات کہی تھی۔ اس سے پتہ چلتا تھا کہ انہیں اس بات کا ذرہ بھر بھی یقین نہیں ہے کہ ایسا ہو سکے گا۔ اور اس بات نے سربوں پر یہ اثر ڈالا کہ وہ اس بیان کو سنجیدگی سے نہ لیں۔

آج سے ۱۴۰۰ سال قبل قرآن مجید نے یہ بیان فرمایا تھا کہ اس قسم کے جھگڑے کس طرح

نبٹائے جائیں۔

"اگر ایمان لانے والوں کی دو پارٹیاں آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان امن قائم کیا جائے پھر اگر ان میں سے ایک پارٹی دوسری پارٹی پر زیادتی کرے تو تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ مل کر اس زیادتی کرنے والی پارٹی کے خلاف جنگ لڑیں۔

اگرچہ یہاں پر مسلمانوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ (اور وہ اس لئے کہ قرآن مجید مسلمانوں سے ہی مخاطب ہوتا ہے) حقیقت یہ ہے کہ یہ فقرہ ایک راہنما خط کی حیثیت میں تمام بین المملکتی جھگڑوں کے سلسلے میں استعمال کیا جا سکتا۔ تمام بین المملکتی تنظیموں اور جیسا کہ اقوام متحدہ ہے اسے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ بہرحال یہ آیت صاف طور پر اس بات کا اظہار کرتی ہے کہ جو لوگ امن قائم کرنا چاہتے ہیں (جیسا کہ اقوام متحدہ کے متعلق بھی یہی کہا جا سکتا ہے) انہیں چاہئے کہ وہ مل جل کر اس پارٹی کے خلاف جنگ کریں جو زیادتی پر آمادہ ہو۔ البتہ ایسا اس وقت کیا جائے جب قیام امن کے سلسلے میں دیگر مساعی ناکام ہو چکی ہوں۔ اکٹھے ہو کر کسی زیادتی کرنے والی پارٹی کے خلاف لڑنے سے کم تر کوئی کارروائی بالکل یہی ثابت کرے گی کہ اقوام متحدہ اپنے فرائض پورے نہیں کر رہی اور مختلف ممالک کے ٹیکس ادا کرنے والوں کی رقوم کو بے وجہ ضائع کر رہی ہے۔

ایٹمی پلانٹ/یوکرین

یوکرین کے نائب وزیراعظم ویری شاروف نے درخواست کی ہے ان کے ملک کو چرنوبل کا ایٹمی پلانٹ بند کرنے کے عوض ۶ سے ۸ ارب ڈالر ادا کئے جائیں۔ یہ ڈیمانڈ سابقہ اندازوں سے دگنی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ پلانٹ کو بند کرنے کا فیصلہ جولائی میں نیپلز (اٹلی) میں ہونے والے گروپ آف سیون کے اجلاس میں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ یوکرین کو یہ پلانٹ ختم کرنے میں دس سال لگیں گے کیونکہ ملک میں توانائی کی شدید قلت ہے اور ان کا ملک توانائی کے مسئلے پر چرنوبل پر بہت انحصار کر رہا ہے۔

اس پلانٹ کے چار میں سے دو ری ایکٹر اس وقت ملک کی توانائی کی ۷ فیصد ضرورتیں پوری کر رہے ہیں۔ حال ہی میں حکومت نے اعلان کیا تھا کہ وہ تیسرے ری ایکٹر کو بھی چالو کر رہی ہے۔ اس وقت یوکرین آٹھ نئے نیوکلیئر سٹیشن بنانے کے منصوبے پر کام کر رہا ہے جو ۱۹۹۴ء سے ۱۹۹۸ء کے عرصے میں کام شروع کر دیں گے۔

یوکرین اس وقت سابق سوویت یونین سے وراثت میں حاصل ہونے والے ایٹمی اسلحے کو تباہ کرنے کے معاوضے میں اپنے پانچ نیوکلیئر پلانٹس کے لئے ایندھن حاصل کر رہا ہے۔

جی سیون ممالک کے فوجی ماہرین نے اس ماہ کے شروع میں چرنوبل کا دورہ کیا تھا اور اس پلانٹ کو بند کرنے کا کہا تھا اور یہ وعدہ کیا تھا کہ جی سیون ممالک اس کے بدلے میں یوکرین کو امداد فراہم کریں گے۔

یاد رہے کہ چرنوبل میں ۲۳- اپریل ۱۹۸۶ء کو دنیا کا سب سے زیادہ خطرناک ایٹمی حادثہ پیش آیا تھا۔ سویلین سطح پر یہ دنیا کا سب سے زیادہ نقصان دہ حادثہ تھا جس میں چوتھا ایٹمی ری ایکٹر بھک سے اڑ گیا تھا جس کے نتیجے میں تباہ کن تابکاری بھاری مقدار میں خارج ہوئی تھی۔

اس ماہ کے شروع میں یوکرین نے اس پلانٹ کو بند کرنے کے عوض صرف ۴- ارب ڈالر کا مطالبہ کیا تھا۔ اس میں ایک ارب ڈالر تباہ شدہ ری ایکٹر کے گرد کنکریٹ کا بھاری بھر کم خول SHELL تیار کرنے پر خرچ ہونے تھے۔ ۲ء۱ ارب ڈالر متبادل ری ایکٹروں کی تیاری پر اور قریباً ایک ارب ڈالر نئے سٹاف کی تربیت پر خرچ ہونے تھے انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ معاوضہ میں اضافہ کی وجہ کیا ہے؟

بنگلہ دیش/انتخابات

بنگلہ دیش کے گانو فورم لیڈر ڈاکٹر کمال حسین نے ملک میں نئے آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کے انعقاد کے لئے ملکی سطح پر بات چیت کی تجویز پیش کی ہے۔ تاکہ پارلیمنٹ (جاتیہ سنگسد) میں ہونے والے بحران کا حل تلاش کیا جا سکے۔ انہوں نے ایک حالیہ ضمنی انتخابات میں حکمران پارٹی کی شکست کو سابقہ انتخابات میں حاصل ہونے والے مینڈیٹ کی واپسی قرار دیا اور کہا کہ یہ ضمنی انتخابات نئے عام انتخابات کرانے کا اشارہ دیتے ہیں یہ عام انتخابات ایک غیر جانبدار نگران حکومت کی نگرانی میں ہونے چاہئیں۔ اپوزیشن نے جس طرح پارلیمنٹ سے واک آؤٹ کیا ہے اور پارلیمنٹ کی کارروائی تعطل کا شکار ہو گئی ہے اس کو انہوں نے ملک کی پارلیمانی جمہوریت کے لئے سخت خطرناک قرار دیا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاری ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۵۲۷ میں سعید احمد بھٹی ولد خوشی محمد صاحب بھٹی قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ریڈیو کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۳-۱۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ سوزوکی کار مالیتی دو لاکھ چالیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۵۰۰ (دو ہزار پانچ صد) روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سعید احمد بھٹی ۴-E ریڈیو کالونی P.o قائد آباد لانڈھی کراچی گواہ شد نمبر۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر۲ نذیر احمد وصیت نمبر ۱۲۱۹۱۔

مسل نمبر ۲۹۵۲۸ میں عبد المنان ولد سمیع اللہ مبارک قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دستگیر سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۴-۱۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ چار ہزار (۴۰۰۰) روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبد المنان ۹/۴۸۰-R

مُلیَن آباد نمبر۲ دستگیر سوسائٹی کراچی ۷۵۹۵۰ گواہ شد نمبر۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر۲ سعید احمد وصیت نمبر ۲۶۹۹۶۔

مسل نمبر ۲۹۵۲۹ میں ڈاکٹر فرید احمد ریحان ولد رشید ریحان قوم ریحان پیشہ طالب علم عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دستگیر سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۴-۱۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار (۱۰۰۰) روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ڈاکٹر فرید احمد ریحان ۹/۳۵۶-R دستگیر سوسائٹی کراچی ۷۵۹۵۰ گواہ شد نمبر۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر۲ سعید احمد وصیت نمبر ۲۶۹۹۶۔

مسل نمبر ۲۹۵۳۰ میں مظفر احمد قریشی ولد منیر احمد قریشی قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی ساکن دستگیر سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۴-۱۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ تین سو (۳۰۰) روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مظفر احمد قریشی بلاک نمبر ۱۵ دستگیر سوسائٹی کراچی ۷۵۹۵۰ گواہ شد نمبر۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر۲ سعید احمد وصیت نمبر ۲۶۹۹۶۔

ہومیوپیتھک کتب و ادویات

دنیا بھر میں کہیں بھی درکار ہوں تو ہم ڈاک خرچ کے ساتھ آپ کو بھجوا سکتے ہیں۔ مثلاً

• جرمن و پاکستانی پوٹنسیاں • جرمن و پاکستانی بائیوکیمک • جرمن و پاکستانی مدر ٹنکچرز
• جرمن پیٹنٹ ادویات • ہر قسم کی ٹکیاں و گولیاں • خالی کیپسولز • شوگر آف ملک
• خالی شیشیاں و ڈراپرز •

• اردو ہومیو کتب میں خصوصاً ڈاکٹر عابد حسین صاحب کی ابتدائی چار کتب کا سیٹ ۱۵% خصوصی رعائیت کے ساتھ۔ یہ سیٹ مبتدیوں کیلئے عام فہم اور آسان ہے اور پرانے ہومیوپیتھس کیلئے جامع اور فکر انگیز ہے۔

• ڈاکٹر محمد مسعود قریشی صاحب کی بائیوکیمسٹری اور تحقیق الادویہ ڈاکٹر کینٹ کی ہومیوپیتھک فلسفہ اسی طرح انگلش میں ڈاکٹر کلارک کی THE PRESCRIBER اور ڈاکٹر بوریک کی METERIA MEDICA WITH REPERTORY وغیرہ

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ

فون: 04524-771, 04524-211283
فیکس: (92-4524) 212299

خبریں

ربوہ : 28- مئی-1994ء
گرمی کی شدت عروج پر ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 27 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 44 درجے سنٹی گریڈ

○ حج کے موقع پر بھگدڑ مچ جانے سے منیٰ میں ۴۴ پاکستانیوں کے ہلاک ہو جانے کی تصدیق ہو گئی ہے۔ اس جگہ کل ۲۷۰- حاجی جاں بحق ہوئے۔ جن میں سے ۱۴۳- کے کوائف ابھی تک معلوم نہیں ہو سکے۔ سعودی حکومت کا کہنا ہے کہ حادثہ خود حاجیوں کی جلد بازی کی وجہ سے پیش آیا جنہوں نے پیشگی ہدایات نظر انداز کر دی تھیں۔ ابھی تک ۱۲۷ حاجیوں کی شناخت ہوئی ہے جن میں ۱۸- بھارتی ۱۱- مصری ۷ مراکشی '۶ بنگلہ دیشی' اور ۵ ترکی حاجی شامل ہیں۔

○ اپوزیشن نے وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کا یہ چیلنج قبول کر لیا ہے کہ اگر اپوزیشن کے ۷۲- اراکین نے اپنی نشستوں سے استعفیٰ دے دیا تو وہ پارٹی کی قیادت چھوڑ دیں گی۔ لاہور میں اپوزیشن لیڈر مسٹر نواز شریف نے ایک ہنگامی پریس کانفرنس میں کہا کہ ہم نے اس پیشکش کو سنجیدگی سے لے لیا ہے۔ میرے پاس استعفے موجود ہیں جو اراکین نے رضاکارانہ طور پر مجھے دیئے ہیں۔ اس بارے میں اسلام آباد مسلم لیگ اور اتحادی جماعتوں کے اجلاس میں حتمی فیصلہ ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم سیاسی بحران حل کرنا چاہتے ہیں انہوں نے کہا کہ امید ہے کہ بے نظیر اپنی پیشکش پر قائم رہیں گی اور ماضی کی طرح اپنے وعدہ سے انحراف نہیں کریں گی۔

○ وفاقی وزیر قانون سید اقبال حیدر نے کہا ہے کہ ۷۲- اراکین تو کجا نواز شریف کے کہنے پر شہباز شریف بھی استعفیٰ نہ دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ استعفوں کی سیاست جمہوری عمل کو سبوتاژ کرنے کی کوشش ہے۔

○ بیگم نسیم ولی خاں نے کہا ہے کہ ہم استعفوں کے بارے میں بے نظیر کا ارمان پورا کر دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ سرحد میں مذاکرات کے لئے پیپلز پارٹی یا شیرپاؤ نے کوئی رابطہ نہیں کیا۔

○ سینٹ میں میری ٹائم سیکیورٹی ایجنسی کے بل پر حکومت کو شکست ہو گئی۔ وفاقی وزیر قانون نے بل پیش کرنا چاہا تو اپوزیشن ارکان نے پہلے سے زیر بحث بل کو نظر انداز کر کے نیا بل پیش کرنے پر اعتراض کیا۔ رائے شماری ہوئی تو حکومت کے ۲۱- اراکین کے مقابلے میں اپوزیشن کے ۲۳- اراکین موجود تھے۔ بعد ازاں بات چیت کے بعد بل منظور کر دیا گیا۔

○ مسلم لیگ ن سندھ کے صدر غوث علی شاہ نے کہا ہے کہ اگر اپوزیشن مستعفی ہو گئی تو حکومت ایک دن بھی نہیں چل سکے گی۔

○ وزیر قانون نے کہا ہے کہ غیر ملکی ایجنٹوں نے چاروں صوبوں میں فسادات اور اقلیتوں کے قتل کی سازش تیار کر لی ہے۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ تصور کریں کہ آج بگتی اگر صدر ہوتے تو کیا صورت حال ہوتی۔ انہوں نے ایک انگریزی جریدہ کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ ۱۹۹۲ء میں میں بطور اپوزیشن لیڈر مصالحت پر آمادہ تھی مگر نواز شریف کے والد نے انہیں روک دیا۔ انہوں نے کہا کہ الطاف حسین نہیں چاہتے کہ فوج کراچی سے واپس جائے۔

○ صدر فاروق احمد خاں لغاری نے امریکہ میں کہا ہے کہ بھارت کے پرتھوی میزائیلوں کا ہدف صرف پاکستان ہے۔ اس سے علاقے میں صورت حال مزید خراب ہوئی ہے۔ اور مسئلہ کشمیر سے کشیدہ صورت حال کو نیا رخ ملا ہے۔ انہوں نے کہا خاموش سفارت کاری کا مقصد پریسلر ترمیم کا مسئلہ حل کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ لندن میں بھارت امریکہ خفیہ مذاکرات کے برعکس پاکستان کی امریکہ سے خاموش سفارت کاری ہے جو خفیہ نہیں۔

○ امریکی کانگرس کے ۴۲- اراکین نے صدر کلنٹن سے کہا ہے کہ وہ مسئلہ کشمیر حل کرنے کے لئے بھارت پر دباؤ ڈالیں۔ بھارت کی امداد کم کی جائے اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا نوٹس لیا جائے۔

○ جنوبی افریقہ کے صدر نیلسن منڈیلا نے کہا ہے موجودہ حکومت کی ابتدائی کارکردگی سے پہلی بار جنوبی افریقہ میں سیاسی تنازعہ ختم ہو گیا ہے۔ سیاہ فام اور گورے مل جل کر ملکی تعمیر میں شریک ہیں۔

○ وفاقی وزارت خزانہ نے تسلیم کر لیا ہے کہ بینکوں کے جاری کردہ قرضہ جات میں سے ۳۰- ارب کے قرضے ناقابل وصول ہیں۔

○ کراچی میں شرپسندوں کی فائرنگ سے ۲- افراد ہلاک اور تھانیدار سمیت ۷- افراد زخمی ہو گئے۔ بعض علاقوں میں نماز عید کے فوراً بعد فائرنگ شروع ہو گئی۔ مختلف مقامات سے سینکڑوں کھالیں چھین لی گئیں

○ پاکستان میں گزشتہ بیس سالوں میں پٹرول کے استعمال میں تین سو فی صد اضافہ ہوا ہے۔

○ مرتضیٰ بھٹو کی رہائی کے لئے عید کے دن بادشاہی مسجد کے سامنے مظاہرہ کیا گیا۔

○ سابق وفاقی وزیر داخلہ سینیٹر چودھری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ بے نظیر تھک چکی ہیں اور اب حالات ان کے کنٹرول سے باہر ہو گئے ہیں انہوں نے کہا کہ محترمہ آئندہ برس قیادت مرتضیٰ بھٹو کے سپرد کر کے خود بھاگ جائیں گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ سرحد حکومت نہیں چلے گی۔

○ چاروں صوبوں نے نئے بجٹ میں زرعی ٹیکس لگانے کی مشروط رضامندی دے دی ہے۔ وفاقی حکومت نے چاروں صوبوں کو ہدایات جاری کی تھیں کہ وہ آئندہ مالی سال کے دوران اپنے اپنے بجٹ میں ٹیکسوں کی بنیاد وسیع کرنے کے لئے زرعی ٹیکس کے نفاذ کے لئے عملی اقدامات کریں بین الاقوامی اداروں نے پاکستان کو نئی امداد دینے کے لئے جو نئی شرائط عائد کی ہیں ان میں ایک شرط صوبوں کے توسط سے زرعی شعبہ سے زرعی ٹیکس کی وصولی بھی شامل ہے۔ صوبائی حکومتیں اسی تناظر میں اقدامات کر رہی ہیں۔

○ سابق وزیر اعظم اور مسلم لیگ کے سربراہ میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ سندھ میں فوج سے پولیس کا کام لیا جا رہا ہے۔ اس کے وقار کا تقاضا ہے کہ فوج واپس بیرکوں میں چلی جائے۔

○ گورنر پنجاب چوہدری الطاف حسین نے کہا ہے کہ پنجاب حکومت بڑی مضبوط ہے اور اپوزیشن کے دعوے درست نہیں۔ ہم ایک دوسرے کی عزت و احترام کرنا چاہتے ہیں سرحد میں کوئی غیر جمہوری کام نہیں کیا۔ شور مچانا اپوزیشن کی عادت ہے۔

○ پنجاب اسمبلی میں حزب اختلاف کے قائد محمد شہباز شریف نے دعویٰ کیا ہے کہ صدر لغاری ایٹمی پروگرام کے معائنہ کے کاغذات امریکہ ساتھ لے کر گئے ہیں۔ جونہی صدر کلنٹن سے ملاقات کا موقعہ ملا یہ کاغذات پیش کر دیں گے۔ صدر بھی ایٹمی پروگرام کے خلاف سازش میں شامل ہو گئے ہیں۔

○ مقبوضہ کشمیر میں ڈوڈہ میں بھارتی فوج پر مجاہدین کے حملہ سے بھارتی فوج کے ایک لیفٹیننٹ کرنل سمیت ۱۸- فوجی ہلاک کر دیئے گئے۔ مسلم اکثریتی علاقہ ملتستان میں فوج کی طرف سے لوگوں کو نماز عید پڑھنے سے روکنے پر مجاہدین نے یہ زبردست جوابی کارروائی کی۔

○ امیر جماعت اسلامی پاکستان قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ ملک پر غیروں کے آلہ کار مسلط ہیں انہوں نے کہا کہ قوم اگر مستحکم نہ ہوئی تو بوسنیا کے مسلمانوں کی طرح ذبح کر دیئے جائیں گے۔

○ وزیر داخلہ پاکستان نصیر اللہ بابر نے کہا ہے کہ فلور کراسنگ پر پابندی کے لئے ۱۹۶۲ء کے ایکٹ میں ترمیم کی جائے گی۔ یہ بل کابینہ کے آئندہ اجلاس میں منظوری کے لئے پیش کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا اس سلسلے میں آئین میں ترمیم کی ضرورت نہیں۔

○ پاکستان سکوائش کے کھلاڑی جان شیر نے فرنچ اوپن سکوائش چیمپئن شپ جیت لی۔ انہوں نے برطانوی کھلاڑی پیٹر مارشل کو ہرا کر دنیا کی نمبر ایک پوزیشن برقرار رکھی۔

○ شمالی یمن کے دارالحکومت صنعا پر میزائل کے نئے حملے میں متعدد افراد ہلاک ہو گئے۔ جبکہ بہت سے مکان بھی تباہ ہو گئے۔ جنوبی یمن نے اس دعویٰ کی تردید کی ہے۔

○ سبی میں ریکارڈ گرمی کے دوران درجہ حرارت ۵۰ ڈگری سنٹی گریڈ رہا۔

سنہری موقع

5 دکانیں برلب سڑک اور نصف کنال میں 3 کمروں کا بڑا مکان اسٹیشن روڈ پر مارکیٹ بنانے کا سنہری موقع موجود ہے خواہشمند حضرات فوری رابطہ کریں۔
رابطہ کیلئے : محمد سلیم احمد — نظارت امور عامہ ربوہ

SLEEPLESSNESS TAB
بفضل خدا پُرسکون نیند اور اعصابی تھکان اور پٹھوں کی درد کیلئے مفید ٹانک

COLIC REMEDY
پیٹ درد - گردہ کی درد اور ایام کی درد کیلئے بفضل خدا بیحد مفید - گھر پر ضرور رکھیں

بھٹی ہومیوپیتھک کلینک
دار الیمن وسطی صبح ½7 تا ½9 بجے
رحمت بازار صبح 9 تا ½12 بجے
شام 6 تا 9

اعلان تبدیلی ٹیلیفون نمبرز

بھٹی پراپرٹی سنٹر ۱۰- بلال مارکیٹ اقصٰی روڈ ربوہ کے ٹیلیفون نمبروں کی تبدیلی نوٹ فرمالیں۔
دفتر: پرانا 04524 - 521
نیا 04524 - 212320
گھر: 04524 - 431
شریف احمد بھٹی : بھٹی پراپرٹی سنٹر

پتہ